رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ: الفضل قادیان

آں الفضل بید اللہ یؤتیه من یشاء ٭ عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

اللہ اکبر — غلام احمد قادیانی

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۔ ششماہی ۔ سہ ماہی ۔ ماہانہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۴ | ۴ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ | یوم شنبہ | مطابق ۲۲ اگست ۱۹۳۶ء | نمبر ۴۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ اگست۔ آج ۷½ بجے شام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بذریعہ موٹر دھرم سالہ سے تشریف لائے۔ قصبہ سے باہر مقامی جماعت کے افراد نے حضور کا استقبال کیا۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے ملک مولا بخش صاحب معاون ناظر تعلیم مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری واعظ مقامی اور سید سردار حسین شاہ صاحب افسر تعمیر احمدیہ سکول گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کے معائنہ کے سلسلہ میں گھٹیالیاں بھیجے گئے ہیں۔

افسوس۔ ماسٹر محمد علی صاحب اظہر مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول کا نوجوان لڑکا عزیز احمد کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد آج فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر انسانوں میں سے ایک بھی میرے ساتھ نہ ہو تو خدا کے فرشتے میرے ساتھ ہونگے

"اے لوگو۔ تم یقیناً سمجھو۔ کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دعائیں کریں۔ یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں۔ اور ہاتھ شل ہو جائیں۔ تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا۔ اور نہیں رکے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کرلے اور اگر انسانوں میں سے ایک بھی میرے ساتھ نہ ہو۔ تو خدا کے فرشتے میرے ساتھ ہونگے اور اگر تم گواہی کو چھپاؤ۔ تو قریب ہے۔ کہ پتھر میرے لئے گواہی دیں۔ پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو۔ کاذبوں کے اور منہ ہوتے ہیں۔ اور صادقوں کے اور۔ خدا کسی امر کو بغیر فیصلے کے نہیں چھوڑتا۔ میں اس زندگی پر لعنت بھیجتا ہوں۔ جو جھوٹ اور افترا کے ساتھ ہو۔ اور نیز اس حالت پر بھی کہ مخلوق سے ڈر کر خالق کے امر سے کنارہ کشی کی جائے۔ وہ خدمت جو عین وقت پر خداوند قدیر نے میرے سپرد کی ہے اور اسی کے لئے مجھے پیدا کیا ہے ہرگز ممکن نہیں۔ کہ میں اس میں سستی کروں اگرچہ آفتاب ایک طرف سے اور زمین ایک طرف سے باہم ملکر کچلنا چاہیں۔ انسان کیا ہے محض ایک کیڑا۔ اور بشر کیا ہے محض ایک مضغہ۔ پس کیونکر میں حی و قیوم کے حکم کو ایک کیڑے یا ایک مضغہ کے لئے ٹال دوں جس طرح خدا نے پہلے مامورین اور مکذبین میں آخر ایک دن فیصلہ کر دیا اسی طرح وہ اس وقت بھی فیصلہ کرے گا۔ خدا کے مامورین کے آنے کے لئے بھی ایک موسم ہوتے ہیں۔ اور پھر جانے کے لئے بھی ایک موسم پس یقیناً سمجھو۔ کہ میں نہ بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤنگا۔"

([illegible])

احمدی مجاہد مقیم میڈرڈ بخیریت ہے

برٹش قونصل میڈرڈ کا تار

سپین میں بغاوت کے پیش نظر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں ۸ اگست کو برٹش قونصل مقیم میڈرڈ کی خدمت میں تحریک جدید کے مجاہد ملک محمد شریف صاحب کی خیریت کے لئے مندرجہ ذیل تار دیا گیا تھا۔

"Kindly inform Safety of Mohd Sharif 1620 Isquiroda"

براہ مہربانی محمد شریف مقیم ۱۶۲۰۔ اسکوئی روڈا کی خیریت سے مطلع فرمائیں

اس کے جواب میں ۱۱ اگست کو برٹش قونصل مقیم میڈرڈ کی طرف سے حسب ذیل تار موصول ہوا۔

"Mohd Sharif Safe and well. Consul"

محمد شریف بخیریت ہے۔

ہم جہاں اپنے بھائی کی خیریت کی اطلاع ملنے پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ وہاں برٹش قونصل مقیم میڈرڈ کے بھی شکر گزار ہیں۔ کہ انہوں نے ہمارے تار کا جواب ارسال کیا۔

لجنہ اماء اللہ قادیان کے ماہانہ جلسہ کی رُوئداد

۷ اگست لجنہ اماء اللہ قادیان کا ماہانہ جلسہ بسیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گھر دار البرکات میں زیر صدارت خاکسار منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد ابو العطاء مولوی اللہ دتا صاحب مبلغ حیفا نے "انسانی پیدائش کا مقصد کیا ہے" پر دلچسپ تقریر کی۔ مولوی صاحب کی تقریر کے بعد استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام سنائے۔ بعد ازاں حضرت سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ نے خطبہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۷ اگست پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ استانی میمونہ صوفیہ نے الفضل میں سے ہمارا موٹو کیا ہے۔ از قلم حضرت میر محمد اسماعیل صاحب اور پھر ہر احمدی کا موٹو کیا ہے۔ از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب سنائے اس کے بعد مندرجہ ذیل اعلانات کئے گئے۔

۱۔ تحریک جدید کے وعدے بہت جلد پورے کئے جائیں۔ اور تیسرے سال کے لئے تیار ہو جائیں۔

۲۔ متبرک کاغذات بلکہ ہر قسم کے کاغذ پھینکنے سے احتراز کیا جائے۔ نیز دوکانوں پر فروخت نہ کئے جائیں۔

۳۔ دستکاری کی ہر دو کلاسوں میں داخل ہونے کے لئے بہنیں اپنے آپ کو پیش کریں

۴۔ مشتبہ عورتوں سے احتراز کیا جائے

۵۔ توسیع مسجد و مہمانخانہ اور جلسہ سالانہ کے چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ کی جائے۔

۶۔ یہ زمانہ چاہتا ہے۔ کہ ہم ایک دوسرے سے تعاون کریں اور ہر ایک ذاتی جھگڑا مٹا دیں

شکریہ اور دعا کے بعد جلسہ برخاست کیا گیا۔

(خاکسار مریم اہلیہ حافظ روشن علی صاحب مرحوم)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۰ اگست ۱۹۳۶ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	ضلع	نمبر	نام	ضلع
۱	محمد جمیل صاحب	ضلع گورداسپور	۷	محمد عثمان خانصاحب	ضلع نوابشاہ
۲	میاں حمزہ صاحب	" ڈیرہ غازیخان	۸	عبد الکریم خانصاحب	" "
۳	فقیر محمد صاحب	" "	۹	امام زادی خاتون صاحبہ	" "
۴	میزادی خاتون صاحبہ	" نوابشاہ	۱۰	صاحبزادی خاتون صاحبہ	" "
۵	بصران خاتون صاحبہ	" "	۱۱	ارباب زادی خاتون صاحبہ	" "
۶	محمد عرس خانصاحب	" "	۱۲	محمد یوسف صاحب	" سیالکوٹ

سمال ٹاؤن کمیٹی قادیان کا انتخاب

قادیان ۲۰ اگست۔ کل سے علاقہ مجسٹریٹ صاحب کے زیر انتظام سمال ٹاؤن کمیٹی قادیان کا انتخاب شروع ہے۔ کل وارڈ ۱ و ۲ یعنی محلہ دار الفضل اور محلہ دار الرحمت سے ملک مولا بخش صاحب اور قاضی محمد عبد اللہ صاحب علی الترتیب بغیر مقابلہ کے ممبر منتخب ہوئے۔ آج وارڈ نمبر ۳ اور ۴ کا انتخاب تھا۔ وارڈ نمبر ۳ میں ہندوؤں کی آبادی زیادہ ہے چونکہ اس حلقہ کا سابقہ ہندو ممبر موجودہ امیدوار واسدیو کے حق میں دست بردار ہو گیا۔ اس لئے اسے کامیابی ہو گئی اور وارڈ نمبر ۴ میں سے جس میں ہندوؤں کے علاوہ ارائیوں اور کمہاروں کی زیادہ آبادی ہے۔ اور جہاں احرار کا اڈا ہے۔ مرزا گل محمد صاحب سابق ممبر کے مقابلہ میں ایک ہندو دھرت رام کو کھڑا کیا گیا تھا۔ احرار نے اس کی ہر ممکن امداد کی۔ مگر وہ بُری طرح ناکام ہوا۔ اور مرزا صاحب موصوف ۸۳ ووٹوں کی کثرت سے کامیاب ہو گئے۔ دو وارڈ باقی ہیں۔ ان کا انتخاب کل ہوگا۔ ان میں سے ایک میں مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ امیدوار ہیں۔ اور دوسرے میں چودھری عبد الرحمٰن صاحب سربراہ نمبردار۔

قابل توجہ سیکرٹریان تبلیغ و مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ

"جماعت احمدیہ و احرار"

ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب موگا کا وہ لیکچر جس نے احرار کی پُرفریب عمارت کو جڑوں سے ہلا دیا جس سے ایک طرف جماعت احمدیہ کی صداقت۔ عظمت اور کامیابی کا نقشہ سامنے آ جاتا ہے اور دوسری طرف احرار کی بطالت۔ پستی اور ناکامی کا فوٹو آنکھوں کے سامنے کھنچ جاتا ہے۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ نے اس کے شائع کرانے کا اہتمام کیا ہے۔ میں نے اور ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے نے اس کا مسودہ شروع سے آخر تک دیکھا۔ اور اس میں ضروری تغیر و تبدل کیا ہے۔ کتاب فی الحقیقت دلچسپ ہے۔ اس سے جہاں جماعت احمدیہ کے عقائد کی مدلل طور پر تبلیغ ہوتی ہے۔ وہاں دوسری جانب احرار کے باطل عقائد اور پُرفریب زندگی کے واقعات معلوم کر کے لوگوں کو ان کی اصل حقیقت سے واقفیت حاصل ہو جاتی ہے۔ کتاب ۹۲ میں مختلف عنوانات کے ماتحت مرتب کی گئی ہے۔ جس میں نہایت اہم انکشافات شرح و بسط سے ... [illegible] (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۴ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ

طلباء مُسلم یُونی ورسٹی علیگڑھ کی سٹرائک

تمام اسلامی حلقوں میں یہ خبر نہایت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ سُنی گئی ہے کہ مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ میں طلباء نے سٹرائک کر دی۔ یہ قدم اٹھانے کے وُجوہات خواہ کچھ ہی ہوں۔ مگر کوئی دردمند اور دُور اندیش مسلمان اسے بہ نظرِ پسندیدگی نہیں دیکھ سکتا۔ اس طریق عمل نے جب اس کے موجدوں کو کوئی فائدہ نہیں پہونچایا۔ اور وہ اب اُسے چھوڑ چھاڑ کر بیٹھ گئے ہیں۔ تو ان کی نقل کرنے والے کیا فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ کسی معاملہ کو سُلجھانے کا صحیح طریق آئینی جدوجہد ہے۔ جو جائز مطالبات کی شکل میں ہونی چاہیئے۔ مگر ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ نوجوانانِ مسلم یونی ورسٹی نے جن سے قوم کی بڑی بڑی امیدیں وابستہ ہیں۔ ایک معمولی سے معاملہ کو ایسی شکل دے دی جس کا نتیجہ سوائے اس کے کچھ نہیں نکل سکتا۔ کہ دشمن کو اپنے اوپر ہنسنے کا موقعہ دیا جائے۔ اور ایک قومی ادارہ کو نقصان پہونچ جائے۔ ہم ان نوجوانوں کو دلی ہمدردی کے ساتھ اب بھی یہی مشورہ دیں گے۔ کہ وہ غیر آئینی طریق کو فوراً ترک کر دیں۔ اور اپنے مطالبات پر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ کہ وہ کہاں تک جائز اور مناسب ہیں۔ پھر اگر وہ اسی نتیجہ پر پہونچیں۔ کہ ان کے مطالبات جائز ہیں۔ تو انہیں اپنے بزرگوں کا پورا پورا ادب و احترام مدنظر رکھتے ہُوئے ان کے سامنے پیش کر دینے چاہئیں۔ اور آخر کار جو فیصلہ ہو۔ اسے تسلیم کر لینا چاہیئے ؛

یہ بات ایک معمولی عقل و سمجھ رکھنے والا انسان بھی بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ کے تمام انتظامات کی غرض محض یہ ہے۔ کہ مسلمان نوجوان تعلیم کے مختلف شعبوں میں بسہولت ترقی کر سکیں اور اس طرح اپنے آپ کو قوم اور ملک کے لئے مفید وجود بنا سکیں۔ جس ادارہ کے قیام کی غرض و غایت یہ ہو۔ اس کے ارباب حل و عقد کے متعلق یہ کیونکر گمان کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ قوم کے بہترین نوجوانوں کو اپنے ہاں جمع کر کے کسی رنگ میں ان کے جذباتِ حریت اور جائز مطالبات کو کچلنا چاہتے ہیں۔ اور جب یہ نہیں کہا جا سکتا۔ تو طلباء کو انہیں اپنا پُورا پُورا ہمدرد سمجھتے ہُوئے ان پر اعتماد رکھنا چاہیئے اور اگر کسی وقت کوئی اُلجھن پیدا ہو جائے تو اسے ان کے ذریعہ مؤدبانہ طور پر سُلجھانا چاہیئے۔ اس کی بجائے وہ طریق اختیار کرنا جو مغربیت کی لعنت ہے۔ اور جسے شدت کے ساتھ ہندوستان میں جاری کرنے کا سہرا گاندھی جی کے سر ہے۔ کبھی مفید نتائج پیدا نہیں کر سکتا۔ بلکہ نقصان کا ہی موجب بن سکتا ہے ؛

اس موقعہ پر ہم خوشی اور مسرت کے ساتھ یہ ذکر کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ مسلم یونی ورسٹی کے احمدی طلباء نے احمدیت کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے نہ صرف سٹرائک میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ بلکہ سٹرائک کرنے والے نوجوانوں کو بھی ہمدردانہ رنگ میں اس سے باز رکھنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ اور باوجود کئی قسم کے دباؤ کے وہ اپنے طریق عمل پر پوری طرح ثابت قدم رہے ہیں ؛

علی گڑھ یونی ورسٹی کے ارباب حل و عقد سے ہم صرف یہ گزارش کرنا چاہتے ہیں کہ جہاں تک ممکن ہو طلباء کے ساتھ ہمدردانہ اور مشفقانہ سلوک کیا جائے۔ ان کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھا جائے لیکن ضبط اور نظام کو کسی صورت میں نظر انداز نہ ہونے دیں۔ کیونکہ نظام کی ابتری اور آئین کی خلاف ورزی کا جذبہ نوجوانوں کے لئے سخت تباہ کن اور قوم کے لئے ایک بہت بڑی لعنت ہے۔ اس کو بڑھنے دینا ایک ناقابلِ اندمال ناسُور پیدا کرتا ہے ؛

مسٹر گاباکی ضمانت کا معاملہ

پیپلز بنک میں لاکھوں روپیہ کے غبن کے سلسلہ میں مسٹر گابا کی گرفتاری پر مسلمانوں نے بڑی ہمدردی کا اظہار کیا۔ اور قانونی طور پر کوشش کی گئی۔ کہ وُہ ضمانت پر رہا ہو جائیں۔ عدالت مجاز نے ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی ضمانت پر رہائی منظور کر لی۔ اس پر اس وقت تک کئی دن گزر چکے ہیں۔ لیکن ضمانت داخل نہیں ہو سکی۔ لاہور کے تو کسی مسلمان نے باوجود ہمدردانِ مسٹر گابا کی منت و سماجت کے اس طرف توجہ بھی نہیں کی۔ بلکہ بعض نے نہایت درشتی کے ساتھ انکار کیا۔ البتہ دیگر اضلاع کے بعض لوگوں کے متعلق لکھا جا رہا ہے۔ کہ وُہ ضمانت دینے کے لئے تیار ہیں۔ مگر ابھی تک ان کی تعداد بھی جائز تک نہیں پہونچی۔ اور نہ ہی ان میں سے ایک دو نے جو ضمانت نامہ پیش کیا ہے۔ اس کی تصدیق متعلقہ حکام کی طرف سے ہُوئی ہے ؛

بعض مسلمان اخبارات نے ضامن مہیا کرنے کی کوشش میں کئی غلط بیانیاں بھی کیں۔ مثلاً کہا۔ اگر مسلمانوں میں سے کسی نے ضمانت نہ دی۔ تو احمدی جھٹ ضمانت داخل کر دیں گے۔ اور اس طرح تمام مسلمانانِ پنجاب کی ناک کٹ جائے گی۔ مگر اس قسم کی باتوں کا بھی کوئی اثر نہ ہوا ؛

ان حالات میں کہنا پڑتا ہے کہ مسٹر گابا کی ضمانت پر رہائی کے لئے کوشش کرنے والوں نے ان کی دوستی کا حق ادا نہیں کیا۔ بلکہ ان کے ساتھ سخت دُشمنی کی ہے۔ اور ضمانت کے لئے اس قدر چیخ و پکار کر کے اس دُشمنی میں بہت زیادہ اضافہ کر دیا ہے۔ ہم اس مصیبت کے موقعہ پر کسی ایسی بات کا ذکر کرنا مناسب نہیں سمجھتے۔ جو اپنے اندر سچائی کی تلخی رکھتی ہو۔ مگر اتنا ضرور کہہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ مسٹر گابا کے یہ وُہی دوست ہیں جنہیں خوش کرنے کے لئے انہوں نے اسمبلی میں یہ تحریک پیش کرنی چاہی تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب ضبط کی جائیں۔ حالانکہ انہیں ذاتی طور پر نہ کبھی ان کتابوں کے مطالعہ کا موقعہ ملا۔ اور نہ انہوں نے سنجیدگی سے کبھی ان پر غور کیا ؛

پیغام صلح میں احرار کے شرمناک فعل کی حمایت

آجکل جبکہ احراری احمدی مُردوں کی تدفین میں مزاحم ہو کر انسانیت کی مٹی پلید کر رہے ہیں۔ اور ہر مذہب و ملت کے شرفاء ان کی اس شرمناک حرکت پر لعنت ملامت کر رہے ہیں۔ غیر مبایعین کے "آرگن" "پیغام صلح" نے ضروری سمجھا کہ ان کی حمائت میں آواز اٹھائے۔ چنانچہ لکھتا ہے۔ "جب غیر احمدی جواب میں احمدیوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ تو وہ احمدی بچوں کو اسلامی قبرستان میں کیسے دفن کرنے دیں گے"۔

یہ بے غیرتی اگر اس صورت میں دکھائی جاتی۔ جبکہ غیر مبایع مردوں کے ساتھ احرار وُہ سلوک نہ کر رہے ہوتے۔ جو مبایع مردوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ تو کہا جا سکتا تھا۔ کہ خود غرضی نے آنکھوں پر پٹی باندھ دی۔ لیکن جب کہ حالت یہ ہے کہ غیر مبایعین کے مردوں کے متعلق بھی احرار مزاحمت کرتے ہیں۔ جیسا کہ پچھلے ہی دنوں ضلع سیالکوٹ میں ہو چکا ہے۔ اور جس کے متعلق پیغام صلح کو خود اعتراف ہے کہ احرار تو "لاہوریوں کو بھی اسی لپیٹ میں لاتے ہیں۔" تو پھر سمجھ میں نہیں آتا۔ اس خواہ مخواہ کی حمائت کا کیا نام رکھا جائے ؛

ذکر و فکر

مکان بنانے والے احباب اپنے مکانوں کے نام ضرور رکھیں

(حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے قلم سے)

مدت ہوئی مجھے ایک دفعہ قادیان میں ایک دوست کے گھر جانا پڑا۔ ان کا مکان محلہ دارالرحمت میں تھا۔ بعض لوگوں سے پتہ بھی دریافت کیا۔ مگر آخر ۲ گھنٹہ کی تلاش کے بعد ناکام واپس آیا۔ وجہ یہ ہوئی کہ مکان کے باہر ان کا یا مکان کا نام لکھا ہوا نہ تھا۔ اس کے بعد حال ہی میں میں اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب اسی محلہ میں ایک صاحب کے مکان پر گئے۔ مگر دیر تک وہ مکان نہیں ملا۔ آخر میں تو واپس آگیا۔ اور حضرت مفتی صاحب اسی طرح پھرتے رہے۔ اور پوچھ پوچھ کر اس مکان کا پتہ لگایا۔ میرا مطلب ان باتوں کے بیان کرنے سے یہ ہے کہ اگر مکانوں کے نام ہوں اور وہ دروازوں پر لکھے ہوا کریں۔ تو پتہ دریافت کرنے والوں اور ڈاکخانہ کے چٹھی رسانوں کو کتنا آرام ہو جائے۔ بعض لوگ شرم کے مارے بھی اپنے مکانوں کا نام نہیں رکھتے۔ یا بعض احباب اچھے نام کا رکھنا تعلی میں داخل سمجھتے ہیں۔ حالانکہ تعلی کے لئے نہیں۔ بلکہ تفاؤل کے طور پر ہر اچھا نام رکھا جاتا ہے۔ کیا یہ تعجب نہیں۔ کہ اپنے لڑکے کا نام نورالدین رکھنا تو تکبر نہ سمجھیں۔ مگر گھر کا نام بیت النور رکھنے سے شرمائیں۔

اس کے بعد میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں۔ کہ احمدیوں کے لئے تو مکانوں کا نام رکھنا اتباع سنت کی حد تک پہنچا ہوا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے الہامات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تعامل اس بات کو واجب کر دیتے ہیں۔ کہ ہم لوگ اب کیا کریں۔ چنانچہ دیکھ لیں۔ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر سلسلہ نزولِ وحی کا شروع ہوا۔ تو ابتدائی دنوں میں ہی آپ کو اپنے گھر کے دو حصوں کے نام الہامی طور پر بتائے گئے۔ یعنی بیت الفکر۔ اور بیت الذکر۔ (بیت الفکر وہ حجرہ ہے۔ جو مسجد مبارک سے ملحق ہے۔ اور جس میں براہین احمدیہ تصنیف ہوئی۔ اور بیت الذکر خود مسجد مبارک کا نام ہے) اس پر حضور علیہ السلام کو منشاء الٰہی معلوم ہو گیا۔ اور حضور نے اس کے بعد جس قدر اپنے مکان میں توسیع فرمائی۔ ان میں سے اکثر حصوں کے نام خود رکھے۔ چنانچہ دارالبرکات بیت النور۔ حجرہ۔ بیت الدعا وغیرہ آپ ہی کے رکھے ہوئے نام ہیں۔ اسی کی اقتدار میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی کوٹھی کا نام دارالحمد تجویز فرمایا ہے۔ غرض ہمارے لئے نہ صرف اسوہ حسنہ ہی موجود ہے۔ بلکہ تحریص اور منشائے الٰہی بھی یہی ہے اس لئے میں احباب کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جب وہ کوئی مکان بنائیں تو اس کا اسی طرح نام رکھیں۔ جس طرح اپنے بیٹے یا بیٹوں کے نام رکھتے ہیں۔ خصوصاً قادیان کے احباب کو تو ضرور اس سنت پر عمل کرنا لازم ہے یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ مکان چھوٹا ہے یا بے حیثیت ہے۔ کیا چھوٹے اور بے حیثیت آدمیوں کے نام نہیں ہوا کرتے۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ڈیوڑھی سے بھی کوئی مکان رقبہ میں چھوٹا ہو سکتا ہے۔ جس کا نام حضور نے بیت النور تجویز فرمایا تھا۔ علاوہ ازیں ایک فائدہ یہ بھی ہے۔ کہ اچھے نام رکھنے میں جو مخفی برکات مضمر ہوتی ہیں۔ وہ حاصل ہونگی۔

بالآخر یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ مکان کا نام جو بھی ہو موزون ہو۔ اور بابرکت معنی رکھتا ہو۔ یا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تجویز کردہ ہو۔ اور بہتر ہے۔ کہ ایسا مختصر ہو۔ کہ عام لوگوں کو اس کا تلفظ ادا کرنے میں دقت نہ ہو۔ اور اگر مالک مکان یا اس کے بیوی بچوں میں سے کسی کے نام سے تعلق رکھتا ہو تو اور بھی اچھا ہے۔ اور اگر تاریخ تعمیر بھی اس میں مضمر ہو۔ تو نورٌ علیٰ نور۔

چند ماہ کا عرصہ گزرا ہے۔ کہ مجھے خود اپنے مکان کے لئے کچھ نام ڈھونڈنے پڑے تھے۔ اور اس وقت بہت سے نام میرے خیال میں آئے تھے۔ جو ذیل میں نمونہ کے طور پر لکھ دیتا ہوں۔ تاکہ احباب فائدہ اٹھا سکیں۔ انہی دنوں میں ایک دفعہ مکرمی مصباح الدین صاحب میرے پاس تشریف لائے اور کہا۔ کہ میں نے ایک مکان بنایا ہے۔ میں اس کا نام "محبت سرائے" رکھنا چاہتا ہوں۔ میں نے عرض کیا آپ کے مکان کا نام تو زجاجہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ آیت قرآنی المصباح فی زجاجۃ کی رو سے تو مصباح الدین کو بہ نسبت کسی اور نام کے زجاجہ سے زیادہ مناسبت ہے۔ (مصباح کے معنے چراغ کے ہیں اور زجاجہ کے معنے شیشہ کی قندیل کے ہیں۔) سو نام رکھتے ہوئے اگر کوئی خاص مناسبت لفظی بھی مل جائے۔ تو وہ اور بھی زیادہ موزون ہو جاتا ہے۔

اب میں وہ نام لکھتا ہوں۔

الغرفہ۔ المحراب۔ کوکب۔ السفینہ۔ السکینہ الروضہ۔ زینت۔ النجم۔ الفلک۔ المسکن الطیب۔ عارضی منزل۔ منارہ ویو عبداللہ وسیح مکانکم۔ احمدی منزل۔ کاشانہ۔ آشیانہ گوشۂ تنہائی۔ گوشۂ عافیت۔ گلشن۔ گلستان حدیقہ۔ فضل الٰہی۔ غریب خانہ۔ محبت سرائے حسبی اللہ۔ انعام الٰہی۔ عنایت الٰہی۔ وغیرہ وغیرہ۔ ان کے علاوہ منزل۔ محل دار۔ بیت۔ خانہ۔ ہوس۔ بلڈنگس کے الفاظ مالک کے نام یا کسی اور لفظ کے ساتھ مرکب ہو کر گھر کا نام بن سکتے ہیں مثلاً فقیر منزل۔ نور محل۔ دارالفضل۔ بیت الظفر خانۂ درویش۔ گلگت ہوس۔ منور بلڈنگس وغیرہ۔

رہا تاریخی نام سو یہ سوائے کسی ماہر کے ہر شخص کا کام نہیں ہے۔ مسجد مبارک کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ایسا ہے۔ جس سے تاریخ تعمیر نکلتی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

مبارکٌ و مبارکٌ وکل امرٍ مبارکٍ یجعل فیہ ۱۳۰۰ھ۔ اس لئے تاریخی نام رکھنا بھی منشائے الٰہی کے موافق ہی ہے۔ یہ تاریخی نام یا تو مستقل بطور نام کے استعمال ہو سکتا ہے۔ یا اصل نام مکان کا اور ہوتا ہے اور تاریخی اور نمونہ کے طور پر بعض تاریخی نام پیش کرتا ہوں۔

دارالحمد حضرت اقدس۔ "دارالحمد حضرت محمود امام جہاں" ۱۹۳۲ء

النصرۃ حضرت ام المومنین۔ "گلزارِ منظوم" } ۱۹۳۴ء

کوٹھی چودہری صاحب۔ "بارگاہ ظفر اللہ خان" } ۱۹۳۶ء

الصّفہ۔ "صفہ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل" } ۱۳۵۴ھ

آئندہ صحبت میں انشاء اللہ بعض آیات اور اشعار لکھوں گا۔ جو گھروں پر لکھوائے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ عموماً لوگوں کو آج کل اس کا بھی شوق ہے۔

صحت نامہ "تذکرہ" منگالیں

کتاب تذکرہ طبع اول کے چھپنے میں بعض غلطیاں رہ گئی تھیں۔ ان غلطیوں کی درستی کیلئے ایک دو ورقہ صحت نامہ تیار کرایا گیا ہے جن دوستوں نے کتاب تذکرہ خریدی ہو۔ انہیں چاہیئے۔ کہ ایک آنے کا ٹکٹ بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان کے نام بھیجکر صحت نامہ منگوالیں صحت نامے کی کوئی قیمت نہیں رکھی گئی۔ ایک آنے کا ٹکٹ صرف خرچ ڈاک اور لفافہ کی قیمت کے معاوضے میں مقرر کیا گیا ہے۔ ناظر تالیف و تصنیف قادیان

احمدیت کے جاں نثار فرزند حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نگاہ میں

جماعت احمدیہ کے مخلصین کی طہارتِ باطنی پر مولوی ثناء اللہ صاحب کا ناپاک حملہ

(۲)

راستبازوں کی جماعت

بعض لوگوں کی کمزوریوں سے انہیں آگاہ کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو الفاظ رقم فرمائے۔ ان کی بناء پر تمام جماعت پر اعتراض کرنا حد درجہ کی بے ہودگی ہے۔ خاص کر اس صورت میں جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو بہترین جماعت قرار دیا ہے۔ چنانچہ تحریر فرماتے ہیں:۔

واشکر اللّٰہ علیٰ ما اعطانی جماعۃً اخریٰ من الاصدقاء الاتقیاء من العلماء والصلحاء العرفاء الذین رفعت الاستار عن عیونھم و ملئت الصدق فی قلوبھم ینظرون الحق ویعرفونہ ویسعون فی سبیل اللّٰہ ولا یمشون کالعمین وقد خصّوا باضافۃ تھتان الحق ووابل العرفان ورضعوا ثدی لبانہ واشربوا فی قلوبھم وجہ اللّٰہ وطرق عفو اللّٰہ وشرح اللّٰہ صدورھم وفتح اعینھم واذاقھم وسقاھم کأس العارفین (حمامۃ البشریٰ صفحہ ۱۷۱)

یعنی میں اللہ تعالےٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے راستبازوں اور متقیوں کی وہ جماعت دی ہے۔ جس کے افراد عالم صالح اور عارف ہیں۔ انکی آنکھوں سے حجاب اٹھائے گئے ہیں۔ اور ان کے دلوں میں سچائی بھر دی گئی ہے۔ وہ حق کو دیکھنے اور پہچاننے والے ہیں۔ اور اللہ کی راہ میں سخت کوشش کرتے ہیں۔ وہ حق کے افاضہ سے معرفت کی بارش کے ساتھ مخصوص کئے گئے ہیں۔ اور انہیں معرفت کا دودھ پلایا گیا ہے۔ اور ان کے دلوں میں اللہ کی رضا اور اس کی مغفرت کی راہوں کی محبت پیدا کی گئی ہے۔ اور ان کا سینہ کھول دیا گیا ہے۔ اور ان کی آنکھیں اور ان کے کان وا کئے گئے ہیں۔ اور انہیں معرفت اور محبت الٰہی کا وہ جام پلایا گیا ہے۔ جو ہمیشہ عارفوں کو پلایا جاتا ہے۔

صادق اور وفادار مرید

اسی طرح حقیقۃ الوحی میں تحریر فرماتے ہیں۔

"پنجاب اور ہندوستان سے ہزارہا سعید لوگوں نے میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے اور ایسا ہی سرزمین ریاست امیر کابل سے بہت سے لوگ میری بیعت میں داخل ہوئے ہیں۔ اور میرے لئے یہ عمل کافی ہے کہ ہزارہا آدمیوں نے میرے ہاتھ پر اپنے طرح طرح کے گناہوں سے توبہ کی ہے۔ اور ہزارہا لوگوں میں بعد بیعت میں نے ایسی تبدیلی پائی ہے کہ جب تک خدا کا ہاتھ کسی کو صاف نہ کرے۔ ہرگز ایسا صاف نہیں ہو سکتا۔ اور میں حلفاً کہہ سکتا ہوں۔ کہ میرے ہزارہا صادق اور وفادار مرید بیعت کے بعد ایسی پاک تبدیلی حاصل کر چکے ہیں۔ کہ ایک ایک فرد ان میں بجائے ایک ایک نشان کے ہے" (صفحہ ۲۳۷ و ۲۳۸)

قدرت کا عظیم الشان نشان

پھر فرماتے ہیں:۔

"ہزارہا انسان خدا نے ایسے پیدا کئے کہ جن کے دلوں میں اس نے میری محبت بھر دی۔ بعض نے میرے لئے جان دے دی۔ اور بعض نے اپنی مالی تباہی میرے لئے منظور کی۔ اور بعض میرے لئے اپنے وطنوں سے نکالے گئے۔ اور دکھ دیئے گئے۔ اور ہزارہا ایسے ہیں۔ کہ وہ اپنے نفس کی حاجات پر مجھے مقدم رکھ کر اپنے عزیز مال میرے آگے رکھتے ہیں۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ ان کے دل محبت سے پُر ہیں۔ اور بہتیرے ایسے ہیں۔ کہ اگر میں کہوں کہ وہ اپنے مالوں سے بکلی دست بردار ہو جائیں۔ یا اپنی جانوں کو میرے لئے فدا کریں۔ تو وہ تیار ہیں جب میں اس درجہ کا صدق اور ارادت اکثر افراد اپنی جماعت میں پاتا ہوں۔ تو بے اختیار مجھے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اے میرے قادر خدا در حقیقت ذرہ ذرہ پر تیرا تصرف ہے۔ تو نے ان دلوں کو ایسے پُرآشوب زمانہ میں میری طرف کھینچا۔ اور ان کو استقامت بخشی۔ یہ تیری قدرت کا نشان عظیم الشان ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۲۸ و ۲۲۹)

صالح اور نیک بخت لوگ

اسی طرح فرماتے ہیں:۔

"اب تک جیسا کہ میں نے ابھی بیان کیا ہے کچھ زیادہ تین لاکھ سے اس جماعت میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور ہزارہا نشانوں سے لوگ اطلاع پا چکے ہیں۔ اور اکثر ان میں صالح اور نیک بخت ہیں"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۷)

پھر فرماتے ہیں:۔

" افسوس کہ ہماری جماعت کی ایمانداری اور اخلاص پر اعتراض کرنے والے دیانت اور راستبازی سے کام نہیں لیتے۔ اس جماعت میں بعض لوگوں نے اپنی استقامت کے وہ نمونے دکھائے ہیں۔ جن کی اس زمانہ میں نظیر ملنا مشکل ہے۔ مثلاً ایک ضعف ازس اور ضعف مزاج کو مولوی صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید کی استقامت پر نظر انصاف ڈالنی چاہیئے۔ اور سوچنا چاہیئے کہ کیا اس سے بڑھ کر کوئی شخص دنیا میں استقامت کا نمونہ دکھا سکتا ہے۔" (حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۱۶)

قابلِ تعریف درویش

تریاق القلوب میں فرماتے ہیں:۔

"میرے ساتھ بہت سی وہ جماعت ہے۔ جنہوں نے خود دین کو دنیا پر مقدم رکھ کر اپنے تئیں درویش بنا دیا ہے۔ اور اپنے وطنوں سے ہجرت کر کے اور اپنے قدیم دوستوں اور اقارب سے علیحدہ ہو کر اور اپنی طرز زندگی کو سراسر مسکینی اور درویشی کی طرف تبدیلی دے کر قادیان میں میری ہمسائیگی میں آ کر آباد ہو گئے ہیں۔ اور کچھ وہ ہیں جو دلوں سے اپنے وطنوں اور املاک کی محبت دور کر چکے ہیں۔ اور عنقریب وہ بھی اسی خاکِ قادیان کو موت تک اپنا وطن بنانا چاہتے ہیں۔ سو یہی درویش ہیں۔ جن کو خدا تعالےٰ نے میرے الہامات میں قابل تعریف کہا ہے۔ اور یہی ہیں جن کو درویشی نے مغلوب نہیں کیا بلکہ خود انہوں نے درویشی کو اپنے لئے پسند کیا۔ اور ایمان کی حلاوت کو پا کر تمام حلاوتوں کو دامن سے جھٹک دیا۔" (طبع اول صفحہ ۹۰)

اسلام کا جگر اور دل

انجام آتھم میں تحریر فرماتے ہیں۔

"میں دیکھتا ہوں کہ میری بیعت کرنیوالوں میں دن بدن صلاحیت اور تقویٰ ترقی پذیر ہے..... میں اکثر کو دیکھتا ہوں کہ سجدہ میں روتے اور تہجد میں تضرع کرتے ہیں۔ ناپاک دل کے لوگ ان کو کافر کہتے ہیں۔ اور وہ اسلام کا جگر اور دل ہیں" (ضمیمہ صفحہ ۲۱)

۳۱۳ مخلصین

پھر اپنی جماعت کے ۳۱۳ مخلصین کی فہرست دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ضمیمہ انجام آتھم میں تحریر فرمایا "یہ تمام اصحاب خصلت صدق و صفا رکھتے ہیں۔ اور حسب مراتب جس کو اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے بعض بعض سے محبت اور انقطاع الی اللّٰہ اور سرگرمی دین میں سبقت لے گئے ہیں"۔ (صفحہ ۴۱)

وفادار جماعت

اسی طرح فرماتے ہیں:۔ "میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ جس کام اور مقصد کے لئے میں ان کو بلاتا ہوں۔ نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتا ہے۔ اور میں دیکھتا ہوں۔ کہ ان میں ایک صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے میری طرف سے کسی قسم کا اشارہ ہوتا ہے۔

اور وہ تعمیل کے لئے تیار۔ حقیقت میں کوئی قوم اور جماعت تیار نہیں ہو سکتی جب تک اس میں اپنے امام کی اطاعت اور اتباع کے واسطے اسی قسم کا جوش اور اخلاص اور وفا کا مادہ نہ ہو۔"

(الحکم ۳۱ جولائی و ۱۰ اگست ۱۹۰۲ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی یہ تحریرات اگرچہ اس امر کا واضح ثبوت ہیں۔ کہ آپ نے اپنی جماعت کی اکثریت کو صالح۔ نیک بخت۔ راستباز۔ متقی۔ عالم صالح۔ عارف۔ مخلص۔ قابل تعریف وفادار اور اسلام کا جگر اور دل قرار دیا ہے۔ مگر یہ موضوع نامکمل رہے گا۔ جب تک ایک اہم واقعہ کا اس میں اضافہ نہ کیا جائے۔

عبدالحکیم مرتد کا اعتراض

وہ لوگ جنہیں سلسلہ احمدیہ کی تاریخ سے واقفیت ہے انہیں معلوم ہے کہ عبدالحکیم پٹیالوی نے جب ارتداد اختیار کیا۔ تو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو بعض خطوط لکھے جن میں اپنے خیالات فاسدہ کا اس نے اظہار کیا۔ وہ خطوط اور ان خطوط کے جو جوابات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اسے ارقام فرمائے تھے وہ "الذکر الحکیم نمبر ۴" میں وہ خود شائع کر چکا ہے۔ اس نے ایک بڑا اعتراض یہ کیا تھا کہ جماعت احمدیہ کی اکثریت بری ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اس کی نہایت سختی سے تردید فرمائی۔ چنانچہ عبدالحکیم نے یہ اعتراض کیا تھا کہ "ہزارہا لوگ برائے نام آپ کی بیعت میں داخل ہو گئے ہیں اور چونکہ ان کی تعلیم و تربیت اور اصلاح کے لئے کوئی خاص انتظام نہیں اس لئے ان کی حالتوں میں کوئی نمایاں ترقی نہیں۔ اس وقت جب کہ مریدوں کی تعداد زیادہ ہو چکی ہے۔ سب سے مقدم یہ امر ہے کہ ان کی اخلاقی اور ایمانی اصلاحوں کی طرف خاص توجہ کی جائے اور بجائے خالی باتوں۔ خالی دعووں اور کاغذی پتنگ بازی کے اسلام کا عملی نمونہ ایک فی صدی بھی ہو جائیں۔ جو مولوی نورالدین صاحب کی طرح تمام قرآن مجید پر علی التواتر عامل ہوں تو وہ لاکھ اخباروں اور کتابوں کی نسبت بدرجہا زیادہ مفید اور موثر ہو سکتے ہیں" (الذکر الحکیم نمبر ۴ صفحہ ۵)

اسی طرح اس نے لکھا "میں اس قدر طول طویل عریضہ آپ کی خدمت میں بھیجنے کی جرأت ہرگز نہ کرتا۔ اگر میں اپنی جماعت میں تزکیہ نفس۔ اصلاح اخلاق اور قرآنی تعلیم کی طرف سے سخت درجہ کی غفلت اور لاپروائی نہ دیکھتا اور توہین قرآن و اسلام کی اشاعت اخبارات میں نہ پڑھتا اور خالی باتوں اور دعووں اور یکسوئی جنون کا رنگ ان کے اقوال اور افعال میں مشاہدہ نہ کرتا" (صفحہ ۵)

جماعت پر تہمت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اس کا یہ جواب دیا۔ کہ

"آپ نے میری جماعت پر تہمت لگائی ہے کہ وہ ایسے ہی بے عمل ہیں جیسے دوسرے یہ آپ نے سخت ظلم کیا۔ میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ ہماری تھوڑی سی جماعت میں ہزارہا ایسے آدمی موجود ہیں جو متقی اور نیک طبع اور خدا تعالیٰ سے پرپختہ ایمان رکھتے ہیں اور دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہیں"

(الذکر الحکیم نمبر ۴ صفحہ ۹)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اس جواب کے باوجود عبدالحکیم مرتد کا اطمینان نہ ہوا۔ اور اس نے دوبارہ لکھا کہ "جو لوگ جماعت میں مولوی نورالدین صاحب کا نمونہ ہیں اور قرآن مجید کے ہر ارشاد پر علی التواتر عامل ہیں وہ واجب التعظیم اور واجب الاطاعت سمجھتا ہوں لیکن جو لوگ قرآن مجید کے خلاف چلتے یا کسی ایک حصہ کو بھی پکڑ کر توحید و رسالت محمدی کی تحقیر کرتے ہیں ان کا میں مخالف ہوں" (صفحہ ۱۳)

صحابہؓ جیسی صلاحیت

اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے تحریر فرمایا۔

"آپ کہتے ہیں کہ صرف ایک حکیم مولوی نورالدین صاحب اس جماعت میں عملی رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں دوسرے ایسے اور ایسے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ آپ اس افترا کا خدا تعالیٰ کو کیا جواب دیں گے میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ کم از کم ایک لاکھ آدمی میری جماعت میں ایسے ہیں۔ کہ سچے دل سے میرے پر ایمان لائے ہیں اور اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں۔ اور باتیں سننے کے وقت اس قدر روتے ہیں کہ ان کے گریبان تر ہو جاتے ہیں۔ میں اپنے ہزارہا بیعت کنندوں میں اس قدر تبدیلی دیکھتا ہوں کہ موسیٰ نبی کے پیروان سے جو ان کی زندگی میں ان پر ایمان لائے تھے ہزارہا درجہ ان کو بہتر خیال کرتا ہوں۔ اور ان کے چہروں پر صحابہؓ کے اعتقاد اور صلاحیت کا نور پاتا ہوں۔ ہاں شاذ و نادر کے طور پر اگر کوئی اپنے فطرتی نقص کی وجہ سے صلاحیت میں کم رہا ہو تو وہ شاذ و نادر میں داخل ہیں۔

میں دیکھتا ہوں کہ میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے۔ یہ بھی ایک معجزہ ہے۔ ہزارہا آدمی دل سے فدا ہیں۔ اگر آج ان کو کہا جائے کہ اپنے تمام اموال سے دست بردار ہو جاؤ تو وہ دست بردار ہو جانے کے لئے مستعد ہیں۔ پھر بھی میں ہمیشہ ان کو اور ترقیات کے لئے ترغیب دیتا ہوں اور ان کی نیکیاں ان کو نہیں سناتا مگر دل میں خوش ہوں"

(الذکر الحکیم نمبر ۴ صفحہ ۱۶-۱۷)

مولوی ثناء اللہ صاحب کی ناپاک روش

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اس جواب سے ہر شخص اندازہ لگا سکتا ہے کہ آپ نے اپنی جماعت کی اکثریت کو صحابہؓ کا نمونہ قرار دیا ہے اور ان لوگوں کو "شاذ و نادر" کے زمرہ میں شمار کیا ہے۔ جن میں صلاحیت نہیں پائی جاتی۔ پھر اس سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا اپنی جماعت کو نصیحت کے طور پر بعض نقائص کی طرف توجہ دلانا محض اس لئے تھا کہ آپ چاہتے تھے جماعت روحانیت میں لحظہ بہ لحظہ ترقی کرتی چلی جائے۔ اور کسی میں کوئی کمزوری نہ رہے اسی طرح حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کی شہادت کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

"ایمان اور انصاف سے سوچنا چاہیئے۔ کہ جس سلسلہ کا تمام مدار مکر اور فریب اور جھوٹ اور افترا پر ہو۔ کیا اس سلسلہ کے لوگ ایسی استقامت اور شجاعت دکھلا سکتے ہیں کہ اس راہ میں پتھروں سے کچلا جانا قبول کریں اور اپنے بچوں اور بیوی کی کچھ بھی پرواہ نہ کریں اور ایسی مردانگی سے ساتھ جان دیں۔ اور بار بار رہائی کا وعدہ بشرط فسخ بیعت دیا جائے مگر اس راہ کو نہ چھوڑیں اسی طرح شیخ عبدالرحمن بھی کابل میں ذبح کیا گیا۔ اور دم نہ مارا۔ اور یہ نہ کہا کہ مجھے چھوڑ دو۔ میں بیعت کو توڑتا ہوں۔ اور یہی سچے مذہب اور سچے امام کی نشانی ہے کہ جب کسی کو اس کی پوری معرفت حاصل ہو جاتی ہے اور ایمانی شیرینی دل و جان میں درج ہو جاتی ہے تو ایسے لوگ اس راہ میں مرنے سے نہیں ڈرتے۔ ہاں جو سطحی ایمان رکھتے ہیں اور ان کے رگ و ریشہ میں ایمان داخل نہیں ہوتا وہ یہودا اسکریوطی کی طرح تھوڑے سے لالچ سے مرتد ہو سکتے ہیں۔ ایسے ناپاک مرتدوں کے بھی ہر ایک نبی کے وقت میں بہت نمونے ہیں۔

سو خدا کا شکر ہے کہ مخلصین کی ایک بھاری جماعت میرے ساتھ ہے۔ اور ہر ایک ان میں سے میرے لئے ایک نشان ہے۔

یہ میرے خدا کا فضل ہے۔ رب انک جنتی و رحمتک جنتی و آیاتک غذائی و فضلک ردائی" (صفحہ ۳۴۷-۳۴۵)

پس یہ کہنا کہ جماعت احمدیہ کی اکثریت نعوذ باللہ بری ہے۔ "افترا ہے" "جماعت پر تہمت" اور "سخت ظلم" ہے۔ مگر افسوس مولوی ثناء اللہ صاحب نے اسی افترا اور اسی ظلم کا اب پھر ارتکاب کیا۔ اور یہ نہایت ہی ناپاک تہمت لگائی کہ "بقول مرزا مرزائیوں میں اکثریت بری ہے"

جماعت احمدیہ حیدرآباد اور سکندرآباد کا ایڈریس

بخدمت آنریبل سر چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب وزیر ریلوے و کامرس حکومت ہند

حال میں جناب چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب معہ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب حیدرآباد دکن تشریف لے گئے۔ تو جماعت احمدیہ حیدرآباد اور سکندرآباد نے ان کی خدمت میں اپنے مخلصانہ جذبات کے اظہار کے لئے حسب ذیل ایڈریس پیش کیا۔ ایڈریس جس عمدگی اور خوبی کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ اس کے لئے ہم احباب حیدرآباد اور سکندرآباد کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

مخدوما! ہم ممبرانِ جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد آپ کے اس دوبارہ ورودِ حیدرآباد پر نہایت اخلاص اور محبت کے جذبات سے لبریز دل کے ساتھ اہلاً و سہلاً و مرحباً کہتے ہیں اور ممنون ہیں کہ آپ کی بدولت ایک نعمت غیر مترقبہ یعنی حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب سلالہ دودمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خیر مقدم کی بھی عزت حاصل ہوئی ؎

اے آمدنت باعثِ آبادیٔ ما

مخدوما! آپ کی تشریف آوری نے ہم کو پھر موقعہ دیا ہے۔ کہ ہم بحیثیت ممبرانِ جماعت احمدیہ آپ کی خدمت میں اپنے برادرانہ جذباتِ محبت کو پیش کر سکیں۔ آپ کی ذات میں ان آثار و برکات۔ محبت و اخوت کو دیکھ کر جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مساعی کی بدولت اسلامی اخلاق کی تجدید کی صورت میں بذل عام کئے گئے ہیں۔ ہمارے سر خدا تعالےٰ کے حضور حمد کرتے ہوئے جھک جاتے ہیں۔ جس نے اسلام کی اس گم شدہ گرانبہا متاع کو از سرِ نو ہمارے ذریعہ دُنیا کو عطا کرنے کا اہتمام فرمایا ہے۔

مخدوما! دُنیا کے مراتب کی بلندیاں اور حکومت کے نشہ کی سرشاریاں علی العموم انسان کو بیخود کر کے آستانۂ الٰہی سے دُور لے جاتی ہیں۔ لیکن مومن جتنا جتنا دُنیا کے اعزاز و اکرام حاصل کرتا جاتا ہے۔ اتنا ہی اس کا دل شاکرؔ لانعمہ کی شان کے ساتھ حمد الٰہی سے بھر جاتا ہے۔ اور جبینِ نیاز آستانۂ الوہیت پر جھک جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے آپ کو اس دوسری قسم کے بندگانِ الٰہی میں امتیازی درجہ عطا فرمایا ہے۔ یہ آپ کی وُہ عملی شاکرانہ زندگی ہے جس نے نہ صرف ہندوستان بلکہ ہندوستان سے باہر انگلستان میں بھی آپ کو نمونہ کا مسلمان ثابت کر دیا ہے۔

مخدوما! ہم یقین کرتے ہیں۔ کہ آپ کی یہ ساری کامیابیاں اُن دُعاؤں کا ثمرہ ہیں۔ جو آپ کی اور آپ کے خاندان کی مخلصانہ قربانیوں اور ایثار کی وجہ سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور جماعت احمدیہ کے ہر فرد کے دل سے نکلتی رہی ہیں۔

محترم چودھری صاحب! ہمارے دل اپنے رب کی حمد و شکر سے لبریز ہیں۔ جس نے ہم کو یہ موقعہ عطا فرمایا۔ کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے ایک ایسے متقی و صالح وزیر حکومت کو دیکھا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس نام کے بلند کرنے اور نظام جماعت کی تعمیل میں عزت و برکت ڈھونڈتا ہے۔ اس لئے ہم آپ کے وجود میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہام کے پورا ہونے کی نوید پاتے ہیں۔ کہ:۔

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"

مخدوم چودھری صاحب! آپ کی کامیابی و ترقی۔ آپ کی عزت و وجاہت ہمارے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکات کا ایک روشن تر نشان ہے۔ آپ کا باوجود سخت تر مخالفانہ مزاحمتوں کے ایسے بلند دُنیاوی مقام پر پہونچ جانا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہام کا ایک مزید تازہ ثبوت ہے۔ جو "انی معین من اراد اعانتک" کے پُر شوکت الفاظ میں کیا گیا ہے۔

مخدوما! آپ کی اور آپ کے خاندان کی دینی و ملّی بے لوث اور مخلصانہ خدمات کی وجہ سے مخالفوں نے آپ کے خلاف نہ صرف ہر قسم کا ذلیل اور شرمناک پروپیگنڈا کیا۔ بلکہ آپ کے بھائیوں پر قاتلانہ حملوں سے بھی دریغ نہ کیا۔ باوجود اس قسم کی شرارتوں اور حملوں کے آپ نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ آپ ایک صادق اور مخلص مسلمان کی حیثیت سے ملک کے ہر فرقہ اور قوم کے لئے ایک مخلص محب اور خیر خواہ ہیں۔ آپ نے ہمیشہ کوشش کی ہے۔ کہ انصاف کے ساتھ ہر قوم اور فرقہ کو اس کے جائز حقوق دیئے جائیں۔

اس حیثیت سے آپ کی نگاہ اس عالمگیر اخوت انسانی کے اصول پر ہے جو نوع انسان کے حقیقی محسن علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دُنیا کو بایں الفاظ دیا تھا۔ کہ لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا۔ اِعْدِلُوْا۔ ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی۔

محترم چودھری صاحب! ہم احمدیانِ حیدرآباد و سکندرآباد اس موقعہ پر اپنے دل میں اپنے محبوب اور واجب الاحترام بادشاہ حضرت سلطان العلوم کے لئے بھی شکر گزاری کے جذبات کا جوش پاتے ہیں۔ حضرت سلطان العلوم نے آپ کے وجود میں ان خوبیوں کا احساس کر کے جو ایک ہمدردِ ملت کیلئے ضروری ہیں۔ آپ کو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے کورٹ کا ممبر تجویز فرمایا۔ نا اہلوں نے محض اختلافِ عقیدہ کا نام دے کر طوفانِ بے تمیزی پیدا کرنا چاہا۔ مگر حکیم السیاست اور ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست اور دُنیائے اسلام کے ایک جلیل القدر تاجدار نے اپنے عمل سے مسلمانوں کو صحیح اور حقیقی رواداری کا سبق دیا۔ اور انہیں بتلایا۔ کہ اسلامی اور ملّی مفاد کے لئے اختلافِ عقائد روک نہ ہونا چاہیئے۔ ہم ممبرانِ جماعت احمدیہ حضرت سلطان العلوم کی حکومت میں پہلے ہی مذہبی آزادی کی نعمت سے بہرہ مند ہیں۔ اور اعلےٰ حضرت کے ذاتی عمل کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ یہاں کی رواداری قابلِ تعریف اور لائقِ تقلید ہے۔ ان برکات آزادیٔ مذہب کے لئے جو ہم کو یہاں حاصل ہیں۔ ہم اپنے دل میں جذبۂ امتنان پاتے ہیں۔ اور اعلےٰ حضرت کی ترقیٔ اقبال کے لئے دُعا کرتے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پہلے فرد ہیں۔ جن کے قدوم سے سرزمینِ دکن کو عزت حاصل ہوئی ہے۔ اس لئے حضرت صاحبزادہ صاحب کی غیر متوقع تشریف آوری ہم سب کے لئے باعثِ عزت و افتخار رہے۔ لیکن ہم کو اس کا افسوس باقی رہے گا۔ کہ اس رواروی میں حضرت ممدوح کے شایانِ شان ہم کوئی مناسب انتظام اپنے جذبات کے اظہار کے لئے نہ کر سکے اور حضرت موصوف کا مستعجلانہ ارادۂ تشریف بری ہمارے لئے اور بھی باعثِ ازدیادِ حسرت ہے ؎

دیدنش بر غشرت کنا حسرت دیگر فزود
خواستم پیکاں برآرم در جگر نشتر شکست

حضرت صاحبزادہ صاحب کی آمد و رفت ہمارے لئے اس شعر کی مصداق ہے ؎

چنداں نہ نشستی کہ شود غنچۂ دل وا
چوں بوئے گل و بادِ صبا آمدہ و رفتی

حدیثِ محبت و اخلاص کی لذیذ بہر دل کو "دراز تر گفتم" کا مصداق بنایا جا سکتا ہے لیکن وقت کو ملحوظ رکھ کر ہم اپنے جذباتِ محبت کے اظہار کو اس دُعا پر ختم کرتے ہیں کہ مولےٰ کریم حضرت صاحبزادہ صاحب اور آپ کو صحت و اقبال کے ساتھ تادیر مذہب و ملک و قوم کے لئے مفید خدمات انجام دینے کا موقعہ عطا فرمائے۔ جو اس کی رضا اور مخلوقِ الٰہی کی بھلائی کا موجب ہوں۔ آمین۔

۲۸۔ جولائی ۱۹۳۶ء روز سہ شنبہ بمقام احمدیہ جوبلی ہال حیدرآباد دکن۔

ممبرانِ جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد۔

ظلی نبوت اور غیر مبائعین

(۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارت لانبی بعدہ الا الذی ینور بنورہٖ ویکون ظھورہٗ ظل ظھورہٖ کے الفاظ میں جس ظلی نبوت کا ذکر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دوسری تحریروں کی روشنی میں اس کی تشریح کرتے ہوئے میں نے اسے غیر تشریعی نبوت قرار دیا تھا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہو۔ اور اس کے ثبوت میں میں نے تجلیاتِ الٰہیہ اور ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم سے دو حوالے بھی پیش کئے تھے۔ مگر مضمون نگار پیغام صلح لکھتے ہیں۔

"یہ حوالہ کہ تشریعی نبوت بند ہے۔ مگر غیر تشریعی نبی آسکتا ہے نہ تو ظلی نبوت کی تشریح کرتا ہے۔ نہ اجرائے نبوت کے ثبوت میں پیش ہوسکتا ہے مگر میں دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اگر تجلیاتِ الٰہیہ کے اس حوالہ میں کہ "شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔ مگر بغیر شریعت نبی ہوسکتا ہے۔ مگر وہی جو امتی ہو"

غیر تشریعی امتی نبی کا ذکر نہیں۔ تو اور کس کا ہے۔ پھر کیا غیر تشریعی امتی نبی اور ظلی نبی میں آپ کے عقائد کے رُو سے کچھ فرق ہے۔ آپ ظلی نبی کو بھی محدث قرار دیتے ہیں۔ اور غیر تشریعی نبی کو بھی ۱۹ر جون ۱۹۳۶ء کے پیغام صلح میں محدث قرار دے چکے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"جس کو بغیر شریعت کے نبی کہا جائیگا اس سے مراد محدث اور مجدد ہوگا"

اب بتایئے اس حوالہ کو خود آپ کی تشریح کے مطابق بھی ظلی نبی کی تشریح ہوئی یا نہیں۔

اب ہر درجہ ظلاً ملتا ہے

مضمون نگار کے اس وہم کے ازالہ کے لئے کہ ظلاً جو مقام ملے وہ واقعی نہیں ملتا۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ازالہ اوہام ص۱۳۸ سے یہ عبارت پیش کی تھی۔ کہ کوئی مرتبہ شرف وکمال کا اور کوئی مقام عزت وقرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے۔

اس حوالہ کے رُو سے میں نے بتایا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک جو مقام ظلاً ملتا ہے۔ وہ درحقیقت ملتا ہے۔ اور واقعی طور پر ملتا ہے۔ نہ کہ برائے نام کیونکہ آپ فرماتے ہیں۔ کہ شرف کمال کا ہر ایک مرتبہ اب ظلی طور پر ہی ملے گا۔

پس اگر نبی کے ساتھ ظلی کا لفظ آکر اسے غیر نبی بنا دیتا ہے۔ تو پھر ماننا پڑیگا کہ امتِ محمدیہ میں کوئی مومن اور صدیق شہید، صالح اور غوث وقطب وغیرہ بھی نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اب یہ سب مراتب ظلی طور پر ملتے ہیں۔

غیر تشریعی نبی واقعی نبی ہوتا ہے

اس کے بعد مضمون نگار پیغام صلح نے ضمیمہ براہین احمدیہ کے ص۱۳۸ کے حوالہ پر بحث کی ہے۔ اس حوالہ کی تشریح کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے چار حوالے پیش کئے ہیں۔ زیر بحث حوالہ یہ ہے۔

"نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی نبی کے معنے صرف یہ ہیں۔ کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں اور نہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو"

اس حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ نبی کے حقیقی معنوں کی رُو سے غیر تشریعی نبی اور صاحب شریعت رسول کا متبع نبی بھی نبی ہوسکتا ہے۔ پس اگر میں یہ کہدوں۔ کہ غیر تشریعی امتی نبی بھی نبی کے ان حقیقی معنوں کے رُو سے واقعی اور درحقیقت نبی ہوسکتا ہے تو عین تحریر مسیح موعود علیہ السلام کے مطابق ہوگا۔ مگر مضمون نگار صاحب موصوف اس حوالہ کی تشریح کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ۱۹۰۱ء سے قبل کی کتابوں کے حوالہ جات کی طرف دوڑتے ہیں۔ اور وہاں سے یہ دکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ اس حوالہ زیر بحث میں بھی نبوت سے مراد محض محدثیت والی مجازی نبوت ہے حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱۹۰۱ء سے اپنے عقیدہ میں تبدیلی فرما چکے ہیں اور حقیقۃ الوحی میں صاف اعلان فرما چکے ہیں۔

"کہ جب خدا تعالیٰ کی بارش کی طرح وحی الٰہی مجھ پر نازل ہوئی۔ تو اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی"

پس جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس تبدیلی کا اعلان فرما چکے ہیں۔ تو اب ہمارے سامنے بار بار ۱۹۰۱ء سے پہلے کے حوالہ جات پیش کرنا جن میں نبوت کو محدثیت کے مفہوم تک محدود قرار دیا گیا۔ یا محدث کو امتی نبی لکھا گیا ہے۔ کیسے مناسب ہوسکتا ہے۔

اندرونی شہادت

پھر اگر خود زیر بحث حوالہ کی عبارت پر پورے طور پر غور کیا جائے۔ تو اس سے صاف کھل جاتا ہے۔ کہ اس جگہ محدثیت والی نبوت زیر بحث نہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس جگہ نبی کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں" اس عبارت سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اس جگہ مطلق نبوت زیر بحث ہے۔ نہ کہ محدثیت۔ کیونکہ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ نبی کے لئے یہ ضروری نہیں۔ کہ بالضرور اس کے ساتھ شریعت ہو۔ اگر شریعت نہ ہو۔ تب بھی نبی ہوگا۔ اب اگر اس جگہ محدثیت کی تعریف ہوتی۔ تو عبارت یوں ہونی چاہیئے تھی۔ کہ وہ شریعت نہیں لایا کرتا۔ مگر شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں۔ کے الفاظ صاف بتا رہے ہیں۔ کہ نبی جس کی تعریف کی جارہی ہے۔ شریعت لا بھی سکتا ہے۔ اور نہیں بھی۔ ہاں یہ ضروری نہیں۔ کہ وہ شریعت لے کر ہی آئے۔ تب ہی نبی ہو۔ مگر محدث تو شریعت لایا ہی نہیں کرتا۔ پس محدثیت والی نبوت تو یہاں زیر بحث ہی نہیں۔

نبی تراش نبی صلے اللہ علیہ وسلم

پھر میں نے ختم نبوت کا صحیح مفہوم پیش کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تحریر حقیقۃ الوحی ص۹۷ سے پیش کی تھی۔ اور ثابت کیا تھا کہ ظلی نبی نبی ہوتا ہے۔ نہ کہ محض محدث۔ وہ حوالہ یہ ہے۔

"اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی۔ جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ یہ قوتِ قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی"

اس پر میں نے لکھا تھا۔ کہ اس جگہ اگر نبی تراش سے مراد محدث تراش لیا جائے تو پھر ان معنوں میں خاتم النبیین ہونا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کوئی خصوصیت نہیں رہتی۔ کیونکہ پہلے نبیوں کی امتوں میں بھی محدث ہوتے رہے ہیں۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما رہے ہیں کہ یہ قوتِ قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔

مضمون نگار صاحب اس کے جواب میں مجھ پر الزام لگاتے ہیں۔ کہ میں نے نامکمل حوالہ پیش کیا ہے۔ اس کے ساتھ کی اگر اگلی ایک سطر درج کردی جاتی۔ تو مطلب بالکل واضح ہوجاتا۔ وہ اگلی سطر کیا ہے؟ یہ کہ "یہی معنے اس حدیث کے ہیں۔ کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل۔ یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہونگے" مگر نامکمل حوالہ پیش کرنے کا مجھ پر یونہی الزام لگا دیا گیا۔ کیونکہ بعد کی سطر نے اس کے مفہوم میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں کی۔ میرا پیش کردہ حوالہ مستقل طور پر اپنا مفہوم ظاہر کر رہا ہے۔ بعد کی سطر میں جو حدیث حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمائی ہے

وہ بھی اوپر کے مضمون کی تائید میں ہی پیش فرمائی ہے:

اس حدیث سے صرف انبیاء بنی اسرائیل سے مشابہت ظاہر کرنا مقصود ہے۔ مشابہت ناقصہ بھی ہوسکتی ہے اور تامہ بھی۔ تامہ مشابہت کی صورت میں ضروری ہے۔ کہ علمائے ربانی سے اس امت میں کوئی نبی بھی ہو جو بنی اسرائیل کے کسی نبی سے کامل مشابہت رکھتا ہو۔ چنانچہ اس مضمون کی تائید اس اگلی عبارت سے ہو جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"یہ کس قدر ظلم ہے جو نادان مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے بے نصیب ہے۔ اور خود حدیثیں پڑھتے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں اسرائیلی نبیوں کے مشابہ لوگ پیدا ہونگے۔ اور ایک ایسا ہوگا۔ کہ ایک پہلو سے نبی ہوگا۔ اور ایک پہلو سے امتی۔ وہی مسیح موعود کہلائے گا"

اس عبارت نے نہایت وضاحت سے بتادیا ہے۔ کہ اس امت کے علمائے ربانی محض اسرائیلی نبیوں سے ناقصہ مشابہت ہی نہیں رکھیں گے۔ بلکہ بموجب حدیث نبوی اس امت میں ایک ایسا شخص بھی ہوگا۔ جو ایک پہلو سے نبی ہوگا۔ اور ایک پہلو سے امتی اور وہی مسیح موعود کہلائے گا۔ یعنے مسیح ناصری علیہ السلام سے مشابہت تامہ رکھتا ہوگا۔ اور اس وجہ سے امتی ہونے کے باوجود نبی کہلائیگا اور یہ بموجب حدیث نبوی ایک ہی شخص ہوگا:

پس اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد تیرہ سو سال کے اندر ایک ہی امتی نبی صرف محدثیت کے منصب پر ہی سرفراز ہونا تھا۔ تو پھر براہین احمدیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ کس طرح فرمادیا۔ کہ امت محمدیہ میں محدثیت کا لقب اس قدر بکثرت ثابت ہوتا ہے۔ جس سے انکار کرنا بڑے غافل اور بے خبر کا کام ہے۔ براہین احمدیہ حاشیہ در حاشیہ ۲ صفحہ ۵۴۵

اس کے ساتھ بطور تشریح اگر حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ کی یہ عبارت ملادی جائے۔ تو حقیقت پر مزید روشنی پڑ جاتی ہے۔ اور آفتاب نصف النہار کی طرح واضح ہو جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا مقام محدثیت سے بالا رہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"اگر دوسرے صلحا جو مجھ سے پہلے گزرے ہیں۔ وہ بھی اسی قدر مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ اور امور غیبیہ سے حصہ پالیتے تو وہ نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے۔ تو اس صورت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں ایک رخنہ واقع ہو جاتا اس لئے خدا تعالےٰ کی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کو پورے طور پر پانے سے روک دیا۔ تا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا۔ وہ پیشگوئی پوری ہو جائے۔"

پس یہ امر صاف ہوگیا۔ کہ زیر بحث عبارت میں نبی تراش سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محدث تراشی نہیں۔ بلکہ نبی تراشی ہی ہے۔ ورنہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ خاتم النبیین ہونا ان معنوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کوئی خصوصیت نہیں:

خاکسار قاضی محمد نذیر امیر جماعت احمدیہ لائلپور

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے لئے ایک مدرس زراعت کی ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے متعلق فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس میں زراعت کی تعلیم کا بھی انتظام کیا جائے۔ اس کے لئے ایک ایسے استاد کی ضرورت ہے۔ جو باقاعدہ طور پر زراعت کا علم سیکھا ہوا ہو۔ اور زراعتی کالج لائلپور کا بی ایس سی یا ایف۔ ایس سی پاس ہو۔ بی۔ ایس سی پاس کی صورت میں ۵۵ روپے ماہوار تنخواہ دی جائے گی۔ خواہشمند اصحاب بہت جلد اپنی اپنی درخواست ناظر تعلیم و تربیت قادیان کے نام ارسال فرمائیں۔ درخواست کے ساتھ سندات کی نقول اور مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق بھی شامل ہونی چاہیئے۔ نیز عمر قوم وطن اور تعلیمی قابلیت

بغیر تفصیل رقوم کے متعلق اعلان

پڑھنے کے ساتھ ہی اس پر عملدرآمد کرنا ضروری ہے

مندرجہ ذیل احباب نے دفتر محاسب میں جس غرض کے لئے رقوم بھجوائی تھیں۔ چونکہ ان کی تفصیل ہمراہ نہ آنے کی وجہ سے مد امانت بلاتفصیل میں پڑی ہوئی ہیں۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ مندرجہ ذیل احباب کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ اس کو پڑھتے ہی اپنے نام کے سامنے کی رقم کے متعلق جلد تفصیل بھجوادیں۔ اگر ۳۰ اگست ۱۹۳۶ء تک تفصیل نہ آئی۔ تو حسب فیصلہ مجلس مشاورت یہ رقم چندہ عام میں داخل ہو جائے گی۔ اس صورت میں غلط اندراج کی ذمہ واری دفتر بیت المال پر نہ ہوگی:

نمبر شمار	تاریخ آمد رقم	نام فرستندہ	رقم آمد
۱	۳۰ ۱۱/۳۵	حکیم عبدالقدوس صاحب انچولی	۴۴-۲-۰
۲	"	شہزادہ صاحب لالیاں	۵-۰-۰
۳	۳ ۲/۳۶	حکیم محمد حسین صاحب کورووال	۱۰-۰-۰
۴	۱۵ ۲/۳۶	حاجی محمد صاحب وریام کملانہ	۱۹-۰-۰
۵	"	غلام احمد صاحب بھگوان پور	۵-۰-۰
۶	۱۷ ۲/۳۶	غلام مرتضےٰ صاحب چک ۱۴۵	۵-۰-۰
۷	۱۸ ۲/۳۶	محمد عمر خان صاحب ترنگ زئی	۱۵-۰-۰
۸	۲۰ ۲/۳۶	رحمت اللہ صاحب رائے پور راماں	۳۳-۸-۰
۹	۲۶ ۲/۳۶	شہاب دین صاحب سوادہ	۱۸-۰-۰
۱۰	۱۴ ۳/۳۶	نبی محمد صاحب گوگھیاٹ	۲۵-۰-۰
۱۱	۱۹ ۳/۳۶	حاجی رحیم بخش صاحب بھڈیار	۱۰-۰-۰
۱۲	۲۳ ۳/۳۶	عالم خان صاحب ماگٹ	۸-۱۴-۰
۱۳	۲۸ ۳/۳۶	سید علی محمد صاحب جالندھر چھاؤنی	۱۶-۴-۰
۱۴	"	مستری خیر دین صاحب بھٹنڈہ	۵-۰-۰
۱۵	۳۰ ۳/۳۶	بشیر احمد صاحب بابو بھڈیار	۱۶-۰-۰
۱۶	"	مہتاب دین صاحب چک ۹۸ ش	۱۰-۰-۰
۱۷	۸ ۴/۳۶	خلیل شاہ صاحب بھٹنڈہ	۵-۰-۰
۱۸	۲۲ ۴/۳۶	حکیم مختار احمد صاحب شاہدرہ	۲-۰-۰
۱۹	۲ ۵/۳۶	عطار محمد صاحب شیخوپورہ	۱۰-۰-۰
۲۰	۱۱ ۵/۳۶	مہتاب بی بی صاحبہ لنگروال	۱۰-۰-۰
۲۱	۱۳ ۵/۳۶	ناصر دین صاحب بنارس چھاؤنی	۲۱-۰-۰
۲۲	۱۹ ۵/۳۶	منشی شاہ محمد صاحب علی پور	۲۰-۰-۰
۲۳	۲۷ ۵/۳۶	فتح دین صاحب ڈلہ جگراؤں	۶-۰-۰
۲۴	۲ ۶/۳۶	غلام رسول صاحب لودی ننگل چک ۲۰۹ گ ب	۵-۰-۰
۲۵	"	برکت اللہ صاحب ساندھن	۱۰-۰-۰
۲۶	۶ ۶/۳۶	عبدالمجید صاحب اینڈ برادرس گجرات	۲۵-۰-۰
۲۷	۹ ۶/۳۶	محمود آباد فارم سندھ	۷۹-۰-۰
۲۸	۲۹ ۶/۳۶	غلام احمد صاحب پاک پٹن	۴-۰-۰
۲۹	۱۱ ۷/۳۶	عبدالقدوس صاحب لسبتی رنداں	۱۶۹-۴-۰

تجارت وصنعت کے حلقہ نیابت کی فہرستیں

واقفیت عامہ کے لئے اس امر کا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے تجارت وصنعت کے حلقہ نیابت اور مشرقی پنجاب نان یونین ڈلیبر اور شمالی پنجاب نان یونین ڈلیبر کے حلقہ ہائے نیابت کی ابتدائی فہرست ہائے رائے دہندگی علی الترتیب ۲۱ اگست اور ۲۵ اگست ۱۹۳۶ء کو شائع کی جائیگی جملہ دعاوی کے پیش کرنے کی میعاد متعلقہ فہرست ہائے رائے دہندگی کی تاریخ اشاعت سے ۱۲ دن تک ہے۔

تجارت اور صنعت کے حلقہ نیابت کے لئے ریوائیزنگ (نظرثانی کنندہ) افسر صاحب جسٹرار کوآپریٹو سوسائیٹیز پنجاب لاہور اور نان یونین لیبر کے حلقہ ہائے نیابت کے لئے ریوائیزنگ افسر صاحب چیف انسپکٹر کارخانہ جات پنجاب لاہور ہونگے

خاص حلقہ ہائے نیابت میں دعاوی اور اعتراضات پیش کرنے کے لئے کوئی فارم تجویز نہیں کیا گیا۔ لیکن ایسے دعاوی اور اعتراضات میں ان وجوہ کی تصریح کر دینی چاہیئے۔ جنکی بنا پر وہ کئے گئے ہیں نیز انکی تائید میں جو دستاویزی شہادت دستیاب ہو سکیں ان کی نقول بھی لف ہونی چاہئیں۔

ایسے دعاوی اور اعتراضات ریوائیزنگ افسر کی خدمت میں اصالتاً یا بذریعہ ڈاک پیش کئے جا سکتے ہیں۔

اعتراضات کے ساتھ دستاویزات (اگر کوئی ہوں) کی دو نقلیں شامل کر دی جائیں۔

اگر کوئی رائے دہندہ جس کا نام فہرست رائے دہندگی میں شامل ہو۔ ریوائیزنگ افسر کو تحریری عرضداشت کے ذریعہ جو کسی صورت میں پیش کی جا سکتی ہے اپنے نام کے متعلق کسی ایسے غلط اندراج کی اطلاع دے جو محض دفتری غلطی ہو یا کسی ایسے امر کے اندراج کے متعلق غلطی ہو جس سے کہ رائے دہندہ کے بہ حیثیت رائے دہندہ درج رجسٹر ہونے کے حق پر کوئی اثر پڑتا ہو۔ اور نہ اسے کسی ایسے حلقہ نیابت کے لئے جس میں وہ پہلے درج رجسٹر نہیں ہوا۔ بہ حیثیت رائے دہندہ درج رجسٹر کئے جانے کا حق پہنچتا ہو۔ تو ریوائیزنگ افسر بطریق مناسب ہر وقت ایسی تصحیح کر سکتا ہے۔

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

امین آباد کا احمدی سٹیشن ماسٹر

امرتسر سے میری تبدیلی سٹیشن امین آباد پر بطور سٹیشن ماسٹر ہو چکی ہے۔ اردگرد کے احباب جماعت احمدیہ مجھے یہاں ملیں۔ نیز دعا فرمائیں کہ یہ تبدیلی میرے لئے خیر و برکت کا باعث ہو۔

خاکسار۔ فقیر علی احمدی سابق سٹیشن ماسٹر قادیان، امین آباد ضلع گوجرانوالہ

غیر معمولی خوشی پر غیر معمولی رعایت

جو دوست اپنے خطوط ۲۵-۲۶-۲۷-۲۸ اگست ۱۹۳۶ء کو ڈاکخانہ میں ڈالینگے یا دستی خریدیں گے انہیں ایک روپیہ کی چیز آٹھ آنہ پر ملیگی

قرآن مجید کے ہندی ترجمہ کی تکمیل اور نور کی پچیسویں سالگرہ کی خوشی پر ادویہ میں نصف کی رعایت دیجارہی ہے جو دوست ۲۵-۲۶-۲۷-۲۸ اگست ۱۹۳۶ء کو اپنی خطوط ڈاکخانہ میں ڈالینگے انہیں حسب ذیل شہرہ آفاق ادویہ نصف قیمت پر ملینگی

موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

ضعف بصر - ککرے - جلن - پھولا - جالا - خارش چشم - پانی بہنا - دھند - غبار - پڑبال - ناخونہ - گوہانجنی - رتوندہ - ابتدائی موتیا بند وغیرہ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے، جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھیں گے، وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانی سے بھی بہتر پائیں گے، قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے نصف قیمت ایک روپیہ چار آنہ - محصول ڈاک علاوہ -

حضرت مسیح موعود کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے، لہٰذا آپ کو بھی یہی موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ "میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کر کے اسے بہت ہی مفید پایا، گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہوگئی تھی، کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگ جاتا اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی، ان ایام میں میں نے جب بھی آپکا سرمہ استعمال کیا مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا"

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

کمزور کو زور آور اور زور آور کو شہ زور بنانا اس اکسیر پر ختم ہے اس کے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گزرے انسان از سرنو زندگی حاصل کر چکے ہیں، اگر آپ بھی عمدہ صحت پاکر پرلطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں، تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کر دیں، ملیریا بخار کو روکنے اور اس سے پیدا شدہ کمزوری کو دور کرنے کیلئے یہ بے نظیر چیز ہے، ایکماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے، محصول ڈاک علاوہ

ایک تجربہ کار ڈاکٹر کی رائے

جناب ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب ایل ایس ایم ایس، آئی ایم ڈی انڈین ملٹری ہسپتال کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میرے ایک دوست نے میری سفارش پر آپکی ایجاد کردہ اکسیر البدن کا استعمال کیا، اور انہیں اس اکسیر سے بیحد فائدہ ہوا ہے، جس کیلئے میں آپکو مبارکباد دیتا ہوں، براہ کرم ایک شیشی اور بذریعہ وی پی بھیج دیں"

اکسیر اکبر

جس کا اثر مستقل ہے، اکسیر البدن کے علاوہ اس میں حسب ذیل مزید اجزاء شامل ہیں، موتی، کشتہ، کستوری، عنبر، یاسمین وغیرہ ان کے فوائد کے کیا کہنے، ایک ہی لاثانی دوا ہے، اس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے مفصلہ ذیل نئی اور پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے، ضعف دل، ضعف دماغ، ضعف اعصاب، ضعف ہاضمہ، قبل از وقت بالوں کا سفید ہوجانا، دل کی دھڑکن، سر کا چکرانا، آنکھوں میں اندھیرا آنا، بے چینی، سستی، اداسی، ذرا سے کام سے دل کا کانپنا، جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کیلئے یہ اکسیر بفضل خدا آخری اور یقینی علاج ہے، لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک کی قیمت بیس روپے نصف قیمت دس روپے، محصول ڈاک علاوہ -

اکسیر اکبر سے ۵۴ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بن گیا

جناب ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ ضلع کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "اکسیر اکبر کی ایکماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی، ایک مریض کو جس کی عمر ۵۴ سال سے تجاوز کر چکی تھی، اور جس کو کمزوری تقریباً ۲۰ سال سے تھی، استعمال کرائی گئی، دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی، جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی، یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اسکی صحت ایسی ہوگئی، جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی اٹھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے" "اکسیر اکبر" واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی، آپ ایک مرتبہ ضرور تجربہ فرمائیے -

اکسیر بواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے، اس کی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے، جسے بدقسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہو ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ کسی قسم کا ہو زیادہ سے زیادہ چودہ روز کے استعمال سے جڑھ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے، قیمت تین روپے نصف قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ محصول ڈاک علاوہ

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں، اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں، تو آج ہی اس کا استعمال شروع کر دیں، جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کر کے انہیں فولاد کی طرح مضبوط بنا کر موتیوں کی طرح چمکاتا ہے، اور بدبوئے دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے، قیمت دو اونس کی شیشی جو مدت کیلئے کافی ہے، ایک روپیہ، نصف قیمت آٹھ آنے، محصول ڈاک علاوہ

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے لیکر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کر لیجئے، گھر میں اس تریاق اعظم کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے، سفر میں اس کی ایک شیشی کا آپ کے پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہونا اس بات کی دلیل ہے، کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہیں، اس کے ہر قطرہ میں آب حیات اور ہر مرض کیلئے اکسیر ہے، اس کے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی لہر دوڑ جاتی ہے سر کے درد، پسلی کے درد، گنٹھیا کے درد، عرق النساء کے درد، قولنج کے درد، جگر کے درد، گھٹنوں کے درد، غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کیلئے تیر بہدف ہے، ناسور، جلے ہوئے آبلوں، تلی، بخار، ہیضہ، بدہضمی کیلئے تریاق، قصہ کوتاہ، تقریباً دو صد امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے مفصل حالات پرچہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ فرمائیے، قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے، نصف قیمت ایک روپیہ دو آنے - محصول ڈاک علاوہ -

رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کیلئے بے نظیر تحفہ، مفرح دل اور مقوی دماغ جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے، بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد، دل ہر وقت دھڑکے، سر چکرانا، آنکھوں میں اندھیرا آنا، اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے، بے چینی، گھبراہٹ، سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو، کام کرنے کو دل نہ چاہتا ہو، جسم میں سخت کمزوری ہو ان کیلئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے، اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کے لئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کر دیگا، ایکماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے، محصول ڈاک علاوہ -

اکسیر معدہ

ہیضہ، بدہضمی، کمی بھوک، درد شکم، اپھارہ، باؤ گولہ، پیٹ کا گڑگڑانا، کھٹی ڈکاریں، جی کا متلانا، اسہال، ریاح، کھانسی، دمہ کیلئے تیر بہدف ہے، دودھ، گھی، مکھن، بالائی، انڈے وغیرہ ہضم کرنیکا بہترین ذریعہ ہے، دماغ، حافظہ، ذہن کو تقویت دینے، کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کیلئے بے نظیر چیز ہے قیمت دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ، محصول ڈاک علاوہ -

قبض کشا گولیاں

اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہوتی ہے، پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ - اگر آپ کا معدہ صاف ہے تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں، اور یہ امر مسلمہ ہے کہ قبض سب بیماریوں کی ماں ہے، ایک دن گھر کا پاخانہ صاف نہ ہو تو تمام گھر کی فضا اس قدر خراب ہو جاتی ہے کہ ناک میں دم آجاتا ہے، یہی حال آپ معدہ کا سمجھئے اگر ایک روز بھی بکھل کر اجابت نہ ہو تو تمام معدہ متعفن ہو جاتا ہے اور متعفن معدہ ہی ہر ایک بیماری کی جڑھ ہے، قبض کشا گولیاں کیا ہیں گویا معدہ کی جھاڑو ہیں، ان کا دائمی استعمال سمجھو کہ صحت کا بیمہ ہے، ایک سو گولی کی قیمت دو روپے، نصف قیمت ایک روپیہ، محصول ڈاک علاوہ -

افیون چھڑاؤ گولیاں

افیون بہت بری بلا ہے، علاوہ روپے کے نقصان کے یہ انسانی صحت کا بھی ستیاناس کر دیتی ہے، بدقسمتی سے جسے اس کی عادت پڑ جائے پھر اس کا چھوٹنا بہت مشکل ہو جاتا ہے، ہماری یہ گولیاں انشاء اللہ بہت جلد اس بلا سے نجات دلا دیں گے، قیمت یکصد گولی دو روپے، نصف قیمت ایک روپیہ محصول ڈاک علاوہ -

اکسیر دمہ

اگرچہ بیماری تو ہر ایک تکلیف دہ ہے، مگر دمہ سے تو خدا کی پناہ، یہ انسان کو زندہ درگور بنا دیتا ہے، خداوند تعالیٰ ہر ایک بشر کو اس موذی مرض سے بچائے ہم نے بڑے تجربہ کے بعد "اکسیر دمہ" نامی دوا تیار کی ہے جو خدا کے کرم سے دو ہفتہ کے استعمال سے اس بیماری سے چھٹکارا کرا دیتی ہے، قیمت تین روپے نصف قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ - محصول ڈاک علاوہ

اکسیر بچگان

یہ دوا چھوٹے بچوں کیلئے واقعی اکسیر ہی ہے، اسی لئے اس کا نام "اکسیر بچگان" رکھا گیا ہے، اسہال ہر قسم پیچش اور بچوں کے سوکھا پن وغیرہ کیلئے یہ دوا بفضل ایزدی تیر بہدف ہے، سبز رنگ کے اسہال اور سوکھا پن وغیرہ سے اکثر بچے ضائع ہو جاتے ہیں یہ دوا ان عوارض کیلئے تریاق ہے، اور پھر بڑی عمر والوں کیلئے بھی اسہال اور پیچش وغیرہ میں یہ بہت مفید ہے، قیمت فی شیشی دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ، محصول ڈاک علاوہ -

بال اڑانے کی خوشبودار دوائی

اس خوشبودار دوائی کو پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ کے اندر اندر سخت سے سخت اور نرم سے نرم جگہ کے بال بہ صفائی کمال جڑھ سے دور ہو جاتے ہیں، قیمت فی شیشی آٹھ آنے، نصف قیمت چار آنے - محصول ڈاک علاوہ -

مچھر پروف

جس کی بو سے مچھر بھاگ جاتا ہے، دو اونس کی شیشی کی قیمت ایک روپیہ چار آنے، نصف قیمت دس آنے محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ :- منیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ قادیان، ضلع گورداسپور (پنجاب)

بمبئی ۱۹ اگست۔ ایسوشی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ڈیسائی نے کانگرس کا ایک جدید بمبئی فیسٹو مرتب کیا ہے جس میں گذشتہ بمبئی فیسٹو کی طرح جدید آئین کے استرداد پر زور دیا گیا ہے۔ اور موجودہ حالات کے مطابق اس میں ضروری تبدیلیاں کر دی گئی ہیں۔ فرقہ وار فیصلہ کے متعلق اس میں کسی امر کا ذکر نہیں کیا گیا۔

بیت المقدس ۱۹ اگست کفرتا ہمہ میں یہودیوں کی نوآبادی پر عربوں نے حملہ کر دیا۔ اور گولیاں برسائیں چنانچہ عربوں اور یہودیوں میں زبردست مقابلہ ہوا۔

یافا ۱۹ اگست۔ یافا کی ایک سڑک پر بم پھٹنے کی وجہ سے ایک یہودی کے مکان کی دیواریں گر گئیں۔ ایک عرب زخمی ہوا۔ ایک بم یہودیوں کے مدرسے پر پھینکا گیا۔ جس سے متعدد یہودی لڑکے مجروح ہوئے۔

حیفا ۱۹ اگست۔ یافا میں ایک دن کے کرفیو آرڈر نے تمام فلسطین کو مشتعل کر دیا ہے۔ حیفا۔ تل ابیب۔ خلیل اور طولکرم میں زبردست فساد ہو گئے ہیں۔ عربوں نے فوجی موٹریں بالکل بیکار کر دی ہیں۔ طیاروں پر بھی فائر کر کے متعدد طیارے گرا لئے ہیں۔ ٹیلیفون اور ٹیلیگرام کے تار کاٹ دئے ہیں۔ تل ابیب میں یہودیوں کے باغات کو نذر آتش کر دیا گیا ہے۔

بیت المقدس ۱۹ اگست خواتین فلسطین کی انجمن نے ہائی کمشنر کو مطلع کیا ہے کہ اگر انہیں فلسطین میں خونریزی مطلوب نہیں ہے۔ تو برطانیہ کو اس بات پر آمادہ کریں کہ وہ عربوں کے مطالبات کو پورا کرے کیونکہ اس کے بغیر امن کا قائم ہونا محال ہے

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) ایک مصری اخبار لکھتا ہے۔ کہ شاہ غازی تاجدار عراق سلطان ابن سعود شاہ حجاز اور امیر یمن امام یحیٰ کی طرف سے حکومت انگلستان کو ایک مشترکہ محضر نامہ بھیجا گیا ہے جس میں درخواست کی گئی ہے۔ کہ مسائل فلسطین کو سلجھا کر اعراب فلسطین کو مطمئن کیا جائے۔

بنگلور ۱۹ اگست۔ معلوم ہوا ہے مشہور ملا باری شاعر گوبند نرائن آچاریہ حلقہ بگوش اسلام ہو گئے ہیں۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لزبن ۱۹ اگست۔ حکومت ہسپانیہ نے ایک اعلان براڈ کاسٹ کیا ہے کہ مراکش کی دیسی افواج اور غیر ملکی سپاہیوں کے خلاف زہریلی گیس استعمال کی جائے گی اور دوسرے باغیوں اور فسطائیوں کے مقابلہ میں اشک آور گیس استعمال کی جائے گی۔

ڈی آنا ۱۹ اگست۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ہسپانوی سفیر مقیم ڈی آنا مستعفی ہو گیا ہے۔ اس نے ہسپانیہ کے وزیر خارجہ کو ایک مکتوب بھیجا ہے۔ جس میں اس نے اپنی علیحدگی کی اطلاع دی ہے۔

بارسیلونا ۱۹ اگست۔ حکومت ہسپانیہ نے جزیرہ میجورکا کو باغیوں سے چھیننے کی انتہائی کوشش کی لیکن اسے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ باغیوں نے سرکاری فوج کے پانچ سو سپاہیوں کو ہلاک اور اڑھائی سو کو قید کر لیا

واشنگٹن ۱۹ اگست۔ زراعتی نظم و نسق کے افسروں کا اندازہ ہے۔ کہ مغربی وسطی اور شمال مغربی امریکہ کے بیس لاکھ باشندے جن کی زندگی کا دارومدار اور زرعی فارموں اور مواد خام پر ہے۔ فصل کی مزید تباہی کی وجہ سے موسم سرما سے پیشتر ہی امداد کے محتاج ہو جائیں گے۔

دمشق ۱۹ اگست۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ بعض اضلاع کی مسلم اکثریت جمہوریہ شام کے ساتھ مل جانے کی خواہش کا اظہار کر رہی ہے۔ چونکہ یہ خواہش فرانس کی حکمت عملی کے خلاف ہے۔ اس لئے حکومت نے اس کی تائید کرنے والے جرائد کو حکماً بند کر دیا ہے اور شام کے ساتھ الحاق کے مسئلہ پر گفت و شنید کو خلاف قانون قرار دیا ہے۔

بمبئی ۱۹ اگست۔ کانگرس کے انتخابی اعلان پر کانگرس کی مجلس عاملہ میں انشقاق پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ ممکن ہے کانگرسی سوشلسٹ مجلس عاملہ سے مستعفی ہو جائیں۔

لاہور ۱۹ اگست۔ معلوم ہوا ہے اتحاد پارٹی اور مسلم لیگ بورڈ کے درمیان سمجھوتہ کا ایک فارمولا مرتب ہو گیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ ماہ اکتوبر میں سر سکندر حیات خان کے آنے پر اس پر مہر تصدیق ثبت کی جائے گی۔

لاہور ۱۹ اگست۔ چودھری چھوٹو رام سب جج کی عدالت میں آنریبل سر چودھری شہاب الدین صاحب وزیر تعلیم کے خلاف منٹگمری کے ایک ٹھیکیدار نے ایک لاکھ نو ہزار روپیہ کی ادائیگی کے مطالبہ کا دعوےٰ کر رکھا ہے۔ مدعی کے گواہان جنوری ۱۹۳۶ء میں شہادت دے چکے ہیں۔ اب مدعی پر جرح کی جا رہی ہے۔ دعوےٰ یہ ہے کہ اپریل ۱۹۳۱ء میں مدعی نے مدعا علیہ سر شہاب الدین کے حکم اور ایما پر مدعا علیہ کی سفید زمین واقعہ گڑھی شاہو پر تین کوٹھیاں اور کوارٹر وغیرہ مطابق نقشہ منظور کردہ کمیٹی ٹھیکہ پر تعمیر کئے۔ جس کا بل ایک لاکھ ۴۹ ہزار روپیہ تھا۔ اس میں چالیس ہزار روپیہ مختلف اوقات میں ٹھیکیدار کو وصول ہوا۔ ایک لاکھ نو ہزار روپیہ باقی تھا۔ جس کے لئے دعوےٰ دائر کی گئی۔

میڈرڈ ۱۹ اگست۔ حکومت ہسپانیہ کا دعوےٰ ہے۔ کہ اُسے باغیوں کے مقابلہ میں عظیم ترین فتح حاصل ہوئی ہے میڈلین میں باغی فوج نے ۱۲ سو بم گرائے اندلسیہ میں باغی فوج کا ایک دستہ جو تعداد اور اسلحہ کے لحاظ سے بہت طاقتور تھا۔ اس کا بالکل قلع قمع کر دیا گیا۔

برگو ۱۹ اگست۔ جرنیل مولا نے زہریلی گیسوں کے استعمال کے خلاف پرزور احتجاج کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ باغیوں کے پاس بھی گیسیں موجود ہیں لیکن وہ سرکاری افواج کے خلاف استعمال کرنا نہیں چاہتے۔

لنڈن ۱۹ اگست جبرالٹر کے ریڈیو سٹیشن کی اطلاع مظہر ہے کہ کارٹیجنا کے بحری مستقر میں حکومت کے خلاف بغاوت ہو گئی۔ باغیوں کے بحری جہاز نے سان سیبسٹین پر گولہ باری شروع کر دی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سرکاری فوج اس کو خالی کر دینا چاہتی ہے۔

ہنڈے ۱۹ اگست۔ ہسپانیہ کے شمال میں سرکاری افواج ابھی اپنے مورچوں کی حفاظت کر رہی ہیں۔ انہوں نے باغیوں کو آخری الٹی میٹم بھیجا ہے۔ کہ اگر سان سیبسٹین اور گوڈاراما میں بحری جہازوں نے گولہ باری بند نہ کی۔ تو باغی فوج کے تمام قیدیوں کو قتل کر دیا جائے گا۔

ماسکو ۱۹ اگست۔ زینوویف کیمینیف اور دوسرے باغی ملزمین نے اقبال جرم کر لیا ہے۔ سرکاری اعلان ہے کہ ٹراٹسکی اور اس کا لڑکا جو ان دنوں روس سے باہر ہیں۔ روسی لیڈروں کے خلاف جذبات منافرت پیدا کر رہے ہیں۔ اور اگر وہ روسی علاقہ میں کہیں پائے گئے۔ تو انہیں گرفتار کر کے فوجی عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر سبھاش بوس اور دیگر ہندوستانی نظربندوں کی رہائی کے سلسلہ میں دارالعوام میں ایک بورڈ قائم کیا جا رہا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے پارلیمنٹ کے چند ممبر اور چند سرکردہ اصحاب پر مشتمل ایک وفد لارڈ زیٹلینڈ سے ملاقات کرے گا۔ اور ان پر زور دیگا کہ ہندوستانی نظربندوں کے خلاف یا مقدمات چلائے جائیں۔ یا انہیں رہا کر دیا جائے۔

کلکتہ ۱۸ اگست۔ مشرقی اور شمالی بنگال میں سیلاب کی تباہ کاریوں کے متعلق ابھی تک اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ ضلع نادیا میں بہت سے دیہات زیر آب ہو گئے ہیں۔ راجشاہی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ شہر میں سیلاب آنے کا خطرہ ہے۔ مرشدآباد کی اطلاع مظہر ہے کہ دریائے بھیرب کے سیلاب سے چند دیہات زیر آب ہو گئے ہیں۔

امرت سر ۱۹ اگست گیہوں حاضر ۲ روپے ۱۱ آنہ ۶ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپیہ ۲ آنے۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۱ آنہ ۶ پائی اور چاندی دیسی ۴۹ روپیہ ہے

کلکتہ ۱۹ اگست۔ آج کلکتہ کے اکسچینج ریٹ حسب ذیل ہیں۔ لنڈن ایک روپیہ ۱ شلنگ ۶ ۳/۳۲ پنس پیرس سو روپیہ = ۵۷۰ فرینک نیویارک ۱۰۰ ڈالر = ۲۶۴ ۱/۲ روپیہ ٹوکیو ۱۰۰ ین = ...